سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
۱۴ وارث روڈ۔ لاہور } اڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ اڈیٹر

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینجر

نور افشاں

خطوط کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہیئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام اڈیٹر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۴ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۱

سالِ نو آمدہ مبارکباد

چھبیس ۲۶ کا نقش

یعنی

نیا سال فرح بخش

نیا سال

از قلم افسر الشعراء مسٹر خلیق لاابالی صاحب

آج پھر بلبلِ خامہ کی گل افشانی ہے
آج پھر تیغِ خیالات کی عریانی ہے

روشنائی میں عجب جلوۂ نورانی ہے
آب سے جس کی رُخِ زلفِ صنم پانی ہے

قلمِ اللہ کی وحدت کی صفت لکھتا ہو
روئے قرطاس پہ خورشید کا نور آیا ہے

پھرنے رنگ میں ہر طبقۂ گلشن ہے آج
کیوں نہ خاطر میں اُمنگ کے نیا سن ہے آج

لالہ و گل پہ نئے ٹھاٹ کا جوبن ہے آج
ہے سمن مستِ طرب وجد میں سوسن ہر آج

غل ہے بازارِ جہاں میں کہ نیا سال آیا
اے خریدارو! چلو آؤ نیا مال آیا

ایک گل روضۂ ہمت میں کھلائے ایسا
اک چمن صحنِ ارادت میں لگائے ایسا

اک دیا خانۂ جودت میں جلا دے ایسا
ایک جلوہ رُخِ جاناں کا دکھا دے ایسا

بُتِ ایجاد کو سب قدرتِ اللہ کہیں
دیکھتے ہی مرے مضمون کو سب واہ کہیں

چھبیس سن میں الٰہی وہ تجلی آ جائے
جلوہ نور افشاں کا خورشید کی طلعت پا جائے

اس میں اس خوبی کا مضمون نیا لکھا جائے
دلِ حاسد بھی جسے دیکھ کے غیرت کھا جائے

جو مضامین ہوں اس کے وہ ہوں عالم کو مفید
رات شبرات ہو اس کے لئے اور روز ہو عید

جو اس عالم میں طلبگار ہیں نور افشاں کے
جان و دل سے جو خریدار ہیں نور افشاں کے

جو معاون ہیں مددگار ہیں نور افشاں کے
جو کہ ہمدرد ہیں غمخوار ہیں نور افشاں کے

سالِ نو اُن کو مبارک رہے وہ شاد رہیں
گردشِ چرخ کے ہر دام سے آزاد رہیں

شاد آباد رہیں سارے معاون اس کے
بختِ خوابیدہ ہو بیدار پھریں دن اسکے

قابلِ رشک ہوں عالم میں محاسن اس کے
دل سے دلدادہ ہوں انسان و پری جن اسکے

پنجاب سے ڈنکا بجے ہند میں نور افشاں کا
بول بالا رہے آفاق میں نور افشاں کا

اس کا جو دل سے معاون ہو وہ دلشاد رہے
خانۂ شادی ہر اک طور پہ آباد رہے

دوست شاداں عدو ہر طرح سے برباد رہے
فکر دنیا ہو فراموش خوشی یاد رہے

وہ ہوں مخدوم تو نور افشاں ہو خادم ان کا
وہ ہوں سرکار تو نور افشاں ملازم اُن کا

خیر خواہوں کے مکانوں میں ہو کاشانۂ عیش
خانۂ خاطرِ احباب بنے خانۂ عیش

روز و شب آئے یہاں جلوۂ جانانۂ عیش
گوہر بحرِ کمالات ہو ہر دانۂ عیش

نخلِ ہستی میں فضیلت کے ثمر ہوں پیدا
بحرِ اقبال میں نصرت کے گہر ہوں پیدا

فضل اللہ سے عالم میں یہ یکتا ہو جائے
وصف اس پرچے میں اللہ کے الف کا ہو جائے

سب کو اس جنس گہر بار کا سودا ہو جائے
جو اسے دیکھنے آئے وہ تماشا ہو جائے

بدرِ رخشاں سے بھی طلعت میں دوبالا ہو یہ
لشکرِ حسنِ مضامین کا رسالا ہو یہ

ہر شب و روز تہِ دل سے دعا ہے خلیق
یہ اخبار نئے انداز دکھائے خلیق

حسن و خوبی کی نئی نور افشاں میں آئے خلیق
چار چاند اس میں خدا اور لگائے خلیق

خلیق طالع درخشاں ہوں خریداروں کے
مال و اجلال سے چاندی رہیں دل یاروں کے

نیا سال

گذشتہ سال گذر ہی گیا چلو اس بس
گذارنے کو ملا ہے اب ایک اور برس

خدا کا شکر ہو کل اسکی نعمتوں کے لئے
وہ کیسی ہی تھیں تر و خشک رطب یا یابس

ادھر گناہ ہمارے ادھر کرم اس کے
علی الحساب ہیں دونوں ہوا ہیں پیش نہ پس

ہمیں ہے شرم کہ طالب ہوں رحم کے کیسے
کبھی نہ کھایا غریبوں پہ بھول کر بھی ترس

کبھی حق سے عبادت میں ہم رہے مشغول
تھا شغل نفس پرستی میں دل ہر ایک نفس

پڑوسیوں سے محبت کے بدلے رکھتے رہے
عناد و بغض و حسد ڈاہ و کینہ بیر اکس

ہر ایک کام کی تہ میں لگاؤ رکھتے تھے
خودی و خود غرضی و ہوا و حرص و ہوس

برائی اور نئی انسانیت ہے یوں ہم میں
ہوں جیسے زاغ و عنادل بہم میانِ قفس

نکھر دے ہمیں پولوس کی طرح ایماں
کریں گناہ سے ہم توبہ صورتِ پطرس

اٹھا دیں کوہ کو تیری مدد سے صورتِ کاہ
اگرچہ ہم ہیں ہوا یاں مثلِ دانۂ خس

نہ گھنٹ سنکھ نہ مردنگ اور نہ بانگِ اذاں
الٰہی خانۂ جگر جا فقط بجائے جرس

نہ صلیب ہوں سب جمع چیونٹیوں کی طرح
صدائے شیریں کا تیرے پڑے دو کان میں رس

شریک آتے ہوں کل ساکنانِ دور و دراز
ہو کاش گرجہ کا اور سے بلند کلس

الٰہی سوچ کی بارش بہ کثرت ایسی ہو
کہ جیسے شدتِ باراں سے ہم کریں ہیں بس

خدا کی روحِ مقدس کے فیضِ باطن سے
ہو اندوختہ ہر ایسا ندار کا اقدس

زباں سے نکلے جو بیہودہ بات کیونکہ کبھی
کلام منہ میں کہاں ہیں نہ تیر ہو واپس

جو بیدل سی ہو دنیا کی مشکلات میں کچھ
تو اس کلام سے دل کو نہ جھکیں ہم دعا رس

خدایا بخش کہ آنے نہ دیں ہم اپنے قریب
عدم توجہی سستی اگر مگر آلس

نہیں جو آئیں خیالات آہنی کندن
ہمارے دل جو ہیں پتھر انہیں بنا پارس

بہت سے کھیت ہیں مزدور کم ہیں اور بھی بھیج
ابھی ہیں ہند میں ہندو محمدی اتر بس

انہیں بھی اپنے تلامیذ میں تو کر مرقوم
مسیحیت میں ابھی تک بہت ہیں اپڑھ ہیں

ہمیں وے اپنی نئی نعمتیں کہ ہم سب ہیں
غریب عاجز و لاچار بے نوا بے کس

ہمارا ذرہ بھرا یاں بھی ہے تجھے منظور
تری طبیعتِ کل ہے کس قدر جو رس

ہر ایک شخص پہ لطفِ عمیم کر نازل
ترے کرم کے ہیں محتاج ہر کس و ناکس

ہمیں بھی دے نئی انسانیت کہ جس کے طفیل
حقوق شہریوں کے پا رہے ہیں بن مانس

یہی مسیح ہے اب تک گناہ بخشندہ
اگرچہ ہو گئے انیس سو چھبیس برس

قدم وہ اس کے چھوئے جس کو ہم چھوئیں منت
ہمارے ہاتھ ہیں بخشے مسیح ایسا جس

نوروز مبارک

از افسر الشعراء مسٹر خلیق لاابالی صاحب

رباعیات

قدرت نے بچھا دیا بساطِ نوروز
کیوں دل نہ لبھائے انبساطِ نوروز
غم کا نہیں جو نام و نشاں تک باقی
کیا غم بھی ہے اب وقفِ نشاطِ نوروز

دنیا میں ہوا نشاط افزا نوروز
بینائے مئی فرح ہوا دیدہ فروز
سامان ہیں خوشی کے لاابالی ہر سمت
گر شب ہے شبرات تو بس عید ہے روز

نوروز

اے پیارے پڑھنے والو! نوروز ہو مبارک
نور افشاں کی دعا ہے یہ روز ہو مبارک

جشن شادی ہو مبارک عالم نوروز ہے
آج کا جو روز روزِ جشن ہے طرب اندوز ہے

طلعت افزا رہے ہیں پُر ضیا صبح و مسا
ماہ شب افروز گر ہے شمس روز افروز ہے

باغِ عالم میں خوش الحان ہیں جوانانِ چمن!
کیا لعدم بلبل کے نغموں سے صدائے سوز ہے

چاند کی زیرِ قدم سر پہ ہے نورِ ماہتاب
قدرت اللہ کا یہ دن سبق آموز ہو

رحمتِ ساقی نے خمخانہ کا در کھولا ہے آج
دل خلیق انبادۂ فرحت سرور اندوز ہے

(خلیق لاابالی)

نورافشاں

مطبوعہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء

ہمارے جملہ نامہ نگاروں اور خریداروں کو نیا سال مبارک ہو

لاکلام ہر ایک بشر کی زندگی کا ہر ایک لمحہ۔ ہر ایک گھڑی اور گھنٹہ۔ ہر ایک دن اور ہفتہ۔ ہر ایک ماہ و سال خدا کا عظیم عطیہ ہے۔ جو ہر ایک زندگی کی دولت ہے۔ روپیہ پیسہ آدمی پیدا کر سکتا ہے پر وقت کی دولت پیدا کرنا کسی بشر کے مقدور میں نہیں ہے۔ یہ دولت خدا ہی کی طرف سے ہر ایک زندہ انسان کو عطا کی جاتی ہے۔ جس کے حصہ و بخرہ میں برسوں کی کثیر دولت آتی ہے وہ بلاشک بڑا دولتمند انسان ہوتا ہے۔ خدا نے ہمیں دنوں اور ہفتوں اور مہینوں اور سالوں کی فراوانی بخشی ہے۔ اس وجہ سے ہم ناظرین کرام کو نئے سال کے ۳۶۵ دنوں کے لئے مبارکباد کہتے ہیں۔ ہماری مبارکباد کو صرف نئے سال کے پہلے دن کے لئے خیال نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اسے نئے سال کے ہر ایک دن کی مبارکبادی کا مجموعہ خیال فرمانا چاہئے۔ ہمیں اس بات کا گو بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ ہمارے زندگی کے ہر ایک نئے برس میں لوگوں کو زمینی زندگی ختم کر کے آسمان کو جانا پڑا ہے اور کسی کو اس بات کا علم نہیں کہ اس نئے سال میں کس کس کو اپنی زندگی کی دوڑ تمام کرنا پڑے۔ لیکن ہم خدا کی دی ہوئی امید سے بیشتر زندہ چلے آئے ہیں اور اسی کی عطا کردہ امید سے یقین کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ۳۶۵ دن کی مہلت اور عطا فرمائیگا ہے۔ اس وجہ سے جو آج کے دن زندہ ہیں وہ مسیح کے ہیں ہم اس بات کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ خداوند اُن کی سفارش کر رہا ہے جو آج تک بے پھل رہے ہیں۔ وہ آپ سے دعا کر رہا ہے کہ "انہیں ایک سال اور رہنے دے" وہ کدال لیکر ان کے گرد تھالہ بنانا چاہتا ہے۔ وہ ان کی خشک جڑوں میں کھاد اور پانی ڈالنا چاہتا ہے کہ وہ اس سال آپ کے جلال کے لائق پھل دینے لگیں۔ ناظرین کرام کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے حق میں خداوند کی سفارشی دعائیں بے سود نہ ہو جائیں۔ خدا نے ہمیں یقیناً ایک سال کی مہلت دی ہے۔ اس کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے لعلوں سے زیادہ قیمتی ہونا چاہئے۔ کلام میں آیا ہے کہ غنیمت جانو کیونکہ دن بُرے ہیں۔

شکرگذاری

سب سے پہلے خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں زندگی کے تازہ ایام بخشے جس نے ہماری گذشتہ سال بھر رہبری اور رہنمائی کی۔ جس نے ہمیں خطرناک گمراہیوں اور بدراہیوں سے بچایا۔ جس نے ہماری ہر ایک ضرورت و حاجت کو اپنے فضل کے خزانوں سے رفع فرمایا۔ جس نے ہمیں اس راہ پر چلایا۔ جو زندگی اور حیات اور کامیابی اور نصرت کا تھا۔ جو الٰہی ہدایت و مقبولیت کا راستہ تھا۔ جس نے ہمارے عزیز و اقارب کو۔ ہمارے دوست و آشناؤں کو۔ ہمارے ہموطنوں اور ہماری قوموں کو ہر طرح کی برکت بخشی۔ جس نے قیصر جارج پنجم کی تمام سلطنت میں امن و سلامتی فراواں کی اور اس کے زیر سایہ ملک ہند کو برکت بخشی جس نے گذشتہ سال میں نورافشاں کے دوست و ہمدرد و افزوں کئے جس نے نورافشاں کو قابل فخر ناظم و ناثر بخشے۔ غیرتمند مسیحی دوست عطا کئے۔ جن کی دعاؤں سے اور جنکی تحریرات سے نورافشاں مسیحی خدمت کو پورا کرتا رہا جس نے ایڈیٹوریل سٹاف کی ہدایت فرمائی کہ وہ اخبار کو اس کے طرز عمل کی حد میں محدود رکھے جس نے نورافشاں کے وسیلے ہندو مسلم بھائیوں میں خوشگوار تعلقات وسیع کر دیئے۔ غرضیکہ ہم خدا کی ہر ایک نعمت و بخشش کے لئے جو اس نے سال گذشتہ میں ہمیں اور ہمارے ہموطنوں کو عطا فرمائی۔ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہماری معذرت

ہم ان دوستوں کو بھی بھول نہیں سکتے جنہوں نے گذشتہ سال ہماری قلمی امداد کی۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے ہم اُن کی امداد سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ہمارے نزدیک وہ ہماری شکرگذاری کے مستحق ہیں۔ مگر ہم ان دوستوں سے جنہوں نے مضامین لکھے اور درج اخبار نہ ہو سکے دل سے معذرت چاہتے ہیں اور ان سے ملتمس ہیں کہ وہ پست ہمت نہ ہوں۔ نہ مضامین لکھنے میں مشق کرنا ترک کریں۔ نورافشاں ہمیشہ سے مضمون نگاروں کی ہمت افزائی کرتا آیا ہے نیز اسکی یہی کوشش رہی ہے کہ ہر ایک نمبر میں عمدہ مضامین شائع کرے۔ اس نے کبھی قابل اشاعت مضمون کی بے قدری نہیں کی ہے اور نہ آگے کو کریگا۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے دوست نورافشاں کی قلمی امداد سے کبھی بے فکر نہ ہونگے۔

نئے سال کے لئے دعا

اب ہم یسوع مسیح کے نام میں زندہ خدا سے جو تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ جسے ہم باپ یقین کرتے ہوئے تمام عبادت و عزت و محبت کے لائق جانتے اور مانتے ہیں ۹۱ زبور کے الفاظ میں اپنے لئے۔ نورافشاں اور اس کے تمام عملہ کے لئے۔ جملہ نامہ نگاران نورافشاں اور خریداران نورافشاں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو اس زبور کی پاک برکتیں اس نئے سال کی زندگی کے سفر میں عطا فرمائے۔

ہمارے ہموطنوں کو عموماً اور مسیحیوں کو خصوصاً کلام مقدس کی تمام نعمتوں کا وارث بنائے وہ ہمیں ایسی قوت وطاقت بخشے کہ ہم سب ملکر نور افشاں کے وسیلے سے ملک ہند میں مسیحی صداقت کا نور پھیلائیں۔ ہند کے تمام مسیحی اپنی مسیحی ذمہ داری کو گہرے طور سے محسوس کر کے نور افشاں کے وسیلے سے اسے انجام دینے پر کمربستہ ہوجائیں۔ اہل علم اور اہل قلم مسیحی صاحبان اپنی معلومات سے اہل وطن کو فیض پہنچانے پر آمادہ ہوجائیں اور وہ سمجھ لیں کہ ان کے لئے نور افشاں ایک بڑا وسیلہ ہے جس کے ذریعہ وہ غیر مسیحی ہموطنوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ۱۹۲۶ء کا سال ہمارے لئے خدا کی عظیم الشان خدمت کی انجام دہی کا سال ہو۔ اس سال ہم خدا سے زیادہ برکات پاکر پیشتر کی نسبت زیادہ لوگوں تک پہنچانے والے ہوں۔ ہمارے توڑے ہمارے ذہنوں اور دماغوں میں مدفون نہ رہیں۔ بلکہ انہیں لین دین میں خرچ کریں اور نفع حاصل کریں۔ آمین۔

پنجاب میں ڈاکٹر ایلائے کی تشریف آوری

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ایلائے امریکہ کا مشہور مبشر ۲ جنوری ۱۹۲۶ء سے ۱۷ جنوری تک لاہور پریسبٹری کے حدود میں بشارتی پیغامات سنائینگے۔ مسیحیان پنجاب کو ان جلسوں کے لئے دعا کرنی چاہئے اور جہاں جہاں جلسے ہوں ان میں شمولیت حاصل کرنے کی سرگرم کوشش کرنا چاہئے۔

حسن خاں ذیلدار تلونڈی ضلع فیروزپور کے خلاف اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا تھا کہ اس نے ایک مقدمہ زنا بالجبر کی رپورٹ تھانہ میں نہ کی اور شہادت کو خراب کیا عدالت نے اسکو قصوروار پاکر ۲ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

ابن عزر

یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی

۱ سموایل ۷ باب ۱۲ آیت

ابن عزر اس پتھر کا نام ہے جو کہ حضرت سموایل نے مصفاہ اور شین کے بیچوں بیچ نصب کیا تھا۔ جبکہ عہد کے صندوق کو بنی اسرائیل میں واپس آئے ہوئے قریباً بیس برس کا عرصہ ہوچکا تھا اور اہل یہود خداوند کے سامنے مناجات والتجائیں کر رہے تھے اور فلسطی ان پر چڑھ آئے تھے۔ اس وقت خداوند غیور نے ان کی امداد کی اور انہوں نے فلسطیوں کو رگیدا اور اس حد تک جا نکلے یہ پتھر گاڑا گیا تھا فلسطیوں کو سزا دی۔ تب سموایل نے یہ نشان لگایا۔ اس کا نام ابن عزر رکھا اور بولا یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی۔

آج ہم بھی اپنے قدیمی دشمن سے لڑتے ہوئے اور اپنے سفر کا کچھ حصہ ختم کر کے ایک نشان یعنے ۱۹۲۶ء تک پہنچ گئے ہیں۔ لہٰذا اس کا نام ابن عزر رکھتے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے یہاں تک ہماری مدد کی ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ کوئی چیز انسان کو کسی آزمایش اور تکلیف کا سامنا کرنے میں اس بات سے بڑھکر دلیری وتسلی نہیں دیتی کہ اس نے پیشتر انہیں اس کا مقابلہ کیا ہے اور اس پر فتح پائی ہے۔ مثلاً اگر کسی طالب علم نے ایک دفعہ ایک جماعت کا امتحان پاس کر لیا ہو تو دوبارہ اسکو کچھ مشکل نظر نہیں آتی۔ یا ایک سیاح نے کسی سمندر میں ایک دفعہ سفر کر لیا ہو تو دوبارہ وہ اتنا پست حوصلہ نہیں ہوتا جتنا کہ ایک نیا آدمی۔ کیونکہ اس کو راستہ کی ناواقفیت۔ طوفان کا سامنا اور طرح طرح کے خیالات پیش نظر ہوتے ہیں۔ آج چونکہ نئے سال کا ہنوز روز اول ہے۔ قدرتی طور پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہم سال گذشتہ کی تکلیفات ومصائب کو سرسری نگاہ سے دیکھیں جن میں سے ہوکر ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں اور جن پر ہم کو غلبہ حاصل ہوا تھا۔ بیشک بعض تو ان میں سے نہایت ہی خطرناک محسوس ہوئی ہونگی۔ جیسے کہ دریائے قلزم بنی اسرائیل کو جبکہ تعاقب میں فرعون کی فوج اور سامنے دریا کی طوفانی موجیں۔ لیکن پھر بھی وہ سلامتی سے پار اتر گئے۔ کیونکہ خداوند ذوالجلال نے پیچھے سے بدلی کے ستون سے حفاظت کی اور سامنے سے ان کے لئے راستہ کھولا اور ان کو ہر چھوٹی بڑی آزمایش ومصیبت پر فتح عنایت کی۔ اس میں شبہ نہیں خداوند کا فرشتہ ان کے چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہے اور ان کو بچاتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک ایماندار کے لئے ایسا کوئی بھی وقت نہیں ہے اور نہ ہی آسکتا ہے جبکہ یہ کہا جاسکے کہ خدا نے اس کی مدد نہیں کی۔ بلاشبہ اکثر اوقات انسانی خیالات کے مطابق خدا دیری کرتا ہے اور ہمارے پروگرام کے مطابق جواب نہیں دیتا۔ ہمارے خیالات میں جو دیری ہے وہ حقیقتاً دیری نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ موقعہ اور وقت ہم سے بہتر جانتے ہوئے عین وقت پر اپنے بیش بہا خزانے سے ہماری ہر ایک احتیاج کو رفع کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہمارے ایمان کی ترقی اور صبر کی پختگی کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن اس کا یہ وعدہ کہ میں تجھ کو کبھی نہ چھوڑونگا باطل نہیں ٹھہر سکتا۔ جب ہی نئی مصیبت یا آزمایش سامنے آئیگی نئے ہی طریقہ اس پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے وہ مہیا کردیگا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ اپنے لوگوں کی مدد وحفاظت سے کبھی تنگ نہیں جاتا۔ کیا اسی رب الافواج نے ہم میں سے ہر ایک کی آج تک مدد نہیں کی۔ جبکہ کئی ایک کو جو ہم سے بہتر تھے اس نے اٹھا لیا اور باوجود ہماری خطاؤں۔ نالائقیوں اور کج اداؤں کے اس نے ہمیں نیا سال دکھایا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم گذشتہ سال کے روز اول پر غور کریں جبکہ

مالک گلشنِ دنیا نے اس کے باغبان و محافظ ہمارے خداوند یسوع کو یہ کہا تھا کہ جو درخت اپنے گذرے سال میں نہیں پھلا اسکو کاٹ دیا جاویگا۔ لیکن ہمارے منجی نے یوں شفاعت کی تھی اسے ایک سال اور رہنے دے میں اس پر محنت کرونگا۔ پانی دونگا۔ کھاد ڈالونگا۔ یعنی ہر اچھی خوراک سے اس کی پرورش کرونگا تو یہ ضرور پھل دار ہوگا۔ کیا ہمارے نگہبان و چوپان نے گذشتہ سال میں ہر طرح سے ہماری پرورش و حفاظت نہیں کی۔ واقعی اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جس میں ہمیں پھلنے کی گنجایش ہو تو پھر اب ہمارا کام ہے کہ پھل لاویں اور بہت سے پھل لاویں۔ یعنی ساری نجاست کو دور کرتے ہوئے اپنے میں اعمال حسنہ پیدا کریں اور اس نئے سال میں پھل دار پودوں کی طرح اپنے آپ کو دوسروں کے فوائد کے لئے صرف کریں بلکہ وقف کر دیویں۔ کیونکہ اسی سے اُس کا جلال و بزرگی ہے۔ آمین۔

برکت مسیح بھٹی

اصلاح اوقاف

مسلمان وقف ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء

کا

پنجاب میں نفاذ

محکمہ انفرمیشن بیورو پنجاب نے ایکٹ مافوق کا اردو ترجمہ کر کے مسلمانانِ پنجاب پر کمال احسان کیا ہے کہ ہر ایک مسلم اس سے فائدہ اُٹھائے۔ مسلمانوں کی وقف کی جائدادوں کا بہتر انتظام و انصرام اس ایکٹ کا مقصد و مدعا ہے گورنمنٹ عالیہ نے مسلمانوں کی وقف کی جائدادوں کی بدنظمی کا احساس کر کے ایکٹ مذکورہ کو مع اصلاح جاری فرمایا ہے ہمیں قوی امید ہے کہ ہر ایک مسلم اس سے فائدہ اُٹھانے کی سرگرم کوشش کریگا۔ یہ قانون ۱۴ مئی ۱۹۲۴ء سے صوبہ پنجاب میں نافذ ہو چکا ہے۔

ہندوستانی پاسٹروں کی ریٹریٹ*

مورخہ ۱۷۔۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء بمقام بیاس پنجاب

ہم پادری نذیر چند صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مضمون ہذا کو نذر ناظرین کرتے ہیں کہ آپ نے ریٹریٹ کے قیمتی کام کو سپرد قلم کر کے ہمارے پاس روانہ فرما دیا کہ اس کی نور افشاں کے وسیلے اشاعت ہو اور لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ باقی مضامین بھی برائے اشاعت روانہ فرمائینگے۔ ایڈیٹر۔

پنجاب کے ہندوستانی خادم الدینوں کے لئے اس دفعہ ایک نادر موقع تھا کہ پنجاب کرسچن کونسل کی طرف سے ایک ایسی ریٹریٹ کا انتظام کیا گیا جس میں چند ہندوستانی رہبرانِ دین اپنی اپنی روزانہ محنتوں سے فارغ ہو کر چند دنوں کے لئے تنہائی میں دعا اور نماز میں وقت صرف کریں۔ یہ جگہ جہاں پاسٹر صاحبان جمع ہوئے اس کام کے لئے نہایت موزوں تھی۔ یہاں سی ایم۔ ایس کا ایک مشن احاطہ ہے جس میں ایک ڈسپنسری اور ایک بنگلہ۔ ایک چھوٹا سا عبادتخانہ اور چند ایک کوارٹر ہیں۔ جن میں سے سوائے ایک کوارٹر کے جس میں ایک ہندوستانی ڈاکٹر رہتا ہے۔ سب کے سب خالی ہیں۔ یہ جگہ ریلوے سٹیشن سے چند قدم کے فاصلے پر برلب دریائے بیاس واقع ہے۔ اس ریٹریٹ میں اگرچہ بہت تھوڑوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ کیونکہ پنجاب کی کلیسیائی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک مشترکہ ریٹریٹ کا انتظام ہو سکا ہے۔ تاہم ہر ایک مشن اور کلیسیا کے نمائندے موجود تھے۔

* ریٹریٹ ایک انگریزی لفظ ہے جس کے عام معنی فوج کے واپس آنے کے ہیں۔ مگر مذہبی اصطلاح میں ان دنوں اور موقعوں سے مراد ہے جو خاص دعا نماز اور غور و فکر آہی میں صرف کئے جائیں۔ اس آرٹیکل میں یہ انگریزی لفظ انہیں معانی میں استعمال ہوگا۔

انتظام رہایش و خوراک مسٹر ایم این بوز صاحب کے زیر نگرانی تھا جنہوں نے ہمیں بہت آرام سے رکھا۔ یوں تو صاحب موصوف ہر مسیحی مجمع و کانفرنس میں پہنچ جاتے ہیں۔ مگر خوش قسمتی سے یہ جگہ آپ کے پڑوس میں ہی ہے۔ بیاس کپورتھلہ سے چند ایک میلوں کے فاصلے پر ہے۔ آپ کے حسنِ انتظام سے اس جنگل میں منگل ہو گیا تھا۔

اس ریٹریٹ میں درس دینے والوں میں سے دو کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ڈاکٹر سٹینلے جونس جیسے دنیا کے مشہور واعظ اور سادھو ونسلو (ایم۔ اے) جیسے بائبل کے گہرے عالم ہمارے درمیان تھے۔

مضامین جو پروگرام پر تھے اُن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل تھے۔ "پاسٹر اور کلیسیا"۔ "عیسائیت کو ہندوستانی طریق پر لانا"۔ "غیر مذاہب تک رسائی"۔ "پاسٹر اور ریاضت"۔ "پاسٹر اور دعا"۔ "پاسٹر اور قربانی" وغیرہ۔

وہ وقت جو مقررہ مضامین پر درس سننے اور بعض مقررہ مسائل پر غور و فکر اور آپس کے تبادلۂ خیالات میں گذرا نہایت مفید تھا اور بہتوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوا۔ سادھو ونسلو صاحب نے خادم الدین کی بلاہٹ۔ تربیت اور خدمت کے متعلق نہایت ہی دقیق اور عالمانہ مطالعہ پیش کیا۔ جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

بلاہٹ کے متعلق آپ نے اس واقعہ کو پیش کیا جبکہ جھیل جلیل میں معجزانہ طور سے مچھلیوں کا ایک جال بھر آیا تھا اور پطرس رسول کی بلاہٹ خاص طور سے ہوئی۔ اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ معجزہ بطور مثال کیا گیا۔ اس میں پطرس کو مسیح کا ایک تازہ تظاہر حاصل ہوا۔ جس سے اس پر دو اثر ہوئے۔ اول پطرس اپنی گناہ گاری اور بے کسی اور لاچاری کا پورا قائل ہو گیا۔ دوئم۔ خداوند یسوع مسیح کو نجات دہندہ کے طور سے قبول کر کے اس پر سب کچھ نثار کر کے اس

پیچھے ہوں۔

تربیت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مسیح نے بارہ رسولوں کو چن لیا تاکہ اس کے ساتھ رہیں۔ خداوند نے اور کوئی تربیت یا کورس اُن کے لئے تجویز نہیں کیا۔ تین سال تک اسکی رفاقت میں رہنا اُن کے لئے کافی تربیت تھی۔ وہ ہر وقت اُس کے ساتھ رہ کر اسکی طبیعت اور روح کو جذب کرتے تھے۔ اور اسکی تعلیم اور تمثیلوں کو یہاں تک بار بار سنا تھا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں گھر کر لیا تھا۔ آجکل زمانہ کی تیز رفتاری کے باعث خادم الدین کی خدمت نے ایسی پیچیدہ صورت اختیار کر لی ہے کہ انہیں اپنے منجی کی قربت اور رفاقت کے لئے وقت نہیں ملتا۔ ہر روز کچھ وقت دعا اور مطالعہ اور دھیان میں صرف کرنا ہندوستانی خاصہ ہے جسکو ہم بھول گئے ہیں خصوصاً بائبل کے مطالعہ میں چاہئے کہ ہر روز ضرور علیحدگی میں کچھ نہ کچھ وقت اُسکی نزدیکی میں گذاریں۔ وہ وقت اس خیال میں نہ گذاریں کہ فلاں آیت یا کلام کے حصہ سے ہم کیا نکال سکتے ہیں۔ بلکہ خدا کے انتظار میں ہیں کہ وہ ہمیں کیا پیغام دیتا ہے۔ اس گہری رفاقت کے تین نتائج ہونگے (۱) اس کی نزدیکی ہمیں یہاں تک حاصل ہوگی کہ ہم اس کے ساتھ آسمانی مقاموں میں رہینگے۔ (۲) ہم اس کی مانند ہونگے۔ جیسا گرو ویسا چیلا۔ ہم اسکی مانند ہونگے نہ محض اسکی نقل کرنے والے (۳) ہم اس کے ساتھ خدمت میں ایک ہو جائینگے۔ کہ ہم کہہ سکیں کہ "ہم نہیں پر مسیح مجھ میں زندہ ہے"۔

خدمت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مسیح نے انہیں کہا تھا کہ "تم میرے گواہ ہونگے" اور معلوم ہوتا ہے کہ اس موت اور قیامت کی گواہی زیادہ تر انہوں نے ہی دی اور چاہئے کہ یہ گواہی ہم اپنے کلام سے۔ اپنی زندگی اور اپنی موت سے دیں۔ آخری صورت میں ضرور نہیں کہ جسمانی موت ہو۔ بلکہ بقول پولس رسولؓ "روز مرنا" اور آجکل کلیسیا کو اس ملک میں گواہ بنتا ہے۔

ڈاکٹر سٹینلے جونس صاحب نے ہندوستانی کلیسیا کو ہندوستانی طریق پر لانے کے متعلق بہت بیش قیمت خیالات پیش کئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مذہبی خیالات میں بعض باتیں قابل تعریف ہیں (۱) سب باتوں کی اصلیت روح ہے (۲) سب چیزوں میں ایک قسم کی یگانگت ہے (۳) کرم کے مسئلے کے مطابق سب چیزوں کی تہ میں انصاف ہے (۴) تیاگ یا خود انکاری۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستانی کلیسیا ہندوستانی جذبات کی اس وراثت کو قائم رکھتے ہوئے مسیح اور مسیحیت کو اس رنگ میں تعبیر کرتی ہے۔ کیا ہم مسیح کو ہندوستانی خیالات کے رنگ میں اس طرح سے دکھاتے ہیں کہ لوگ ہماری طرف کھنچے آئیں۔ یا اس پر اجنبی ہونے کی ایسی مہر لگاتے ہیں کہ ہندوستانی طبیعت اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مسیحیت ہمارے پاس کوئی کھوٹا سونا نہیں ہے۔ بلکہ اعلےٰ تعلیم اور موجودہ سائنس کی تازہ ترین مسائل اور اس زمانہ کی تمام موجودہ تاریخی دریافتوں کی کسوٹی پر کسی گئی ہے اور خالص نکلی ہے۔ چاہئے کہ ہماری زندگیاں مسیح کی ایسی ترجمان ہوں کہ لوگ خواہ مخواہ ہماری طرف کھنچے آئیں۔ آپ نے رابندر ناتھ ٹیگور کے سکول کی مثال دیکر بتایا کہ وہ بالکل ہندوستانی طریق پر چل رہا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اُن کی عبادت کے وقت اس قدر سنجیدگی اور خاموشی کا عالم تھا کہ ایک تنکا خود اُن پھولوں میں سے جو ٹیگور صاحب کے گلے میں پڑے ہوئے تھے گرتا سنائی پڑتا تھا۔ کلیسیا کی بشارتی خدمت کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ وہی طریقہ جو خداوند نے استعمال کیا چاہئے کہ استعمال کیا جائے۔ یعنی در در کے لوگوں کے گھروں میں شخصی ملاقات کے وسیلے سے بشارتی کام کیا جائے۔ منادی کافی ہو چکی ہے۔ اب لوگوں کو فیصلے پر لانے کا کام کلیسیا کے ذمہ ہے یعنی فصل کاٹنی چاہئے۔ اس خاص کام کی ضرورت اہمیت اور خاص تجویزیں اسی اخبار کے کسی اور نمبر میں ہدیہ ناظرین ہونگی۔ انتظار کیجئے۔

آخری شام جبکہ ہم سب رادھا سوامی کی ملاقات سے واپس کشتی پر سوار ہو کر دریا کے راستے آئے۔ دریا ہی میں شام ہو گئی۔ جبکہ چاروں طرف خاموشی کا عالم تھا۔ ڈاکٹر جونس صاحب نے پاسٹر کی ریاضت کے مضمون کو پیش کیا۔ اس کا سامعین پر بہت ہی گہرا اثر پڑا۔ آپ نے اس خدمت میں محنت و مشقت کرنے اور سکڑی راہ پر چلنے اور صلیب برداری کی ضرورت کو نہایت فصیح الفاظ اور موثر طور پر پیش کیا۔

علاوہ ازیں اُن مشکل مسائل پر جو ہماری خدمت سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر تبادلہ خیالات سے بہت فائدہ ہوا اور پاسٹر صاحبان نئے ارادوں اور تجویزوں کے ساتھ واپس گئے۔ ایک خاص نتیجہ اس ریٹریٹ کا یہ تھا کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی جو اس تجویز پر غور کرے کہ ایک مشترکہ بشارتی پارٹی ہو جو ایک دو ماہ کے لئے دہلی سے لیکر پشاور تک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں کام کرے۔ اس کے متعلق بھی ایک علیحدہ آرٹیکل میں بیان کیا جائیگا۔

جتنے دن گذرے سچ مچ خداوند کی رفاقت میں بسر ہوئے اور امید کی جاتی ہے کہ اگلی دفعہ پنجاب کرسچن کونسل پھر ایسا انتظام کریگی اور اس سے بھی زیادہ خادم الدین اس ریٹریٹ میں شامل ہونگے۔

فرید چند۔

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نئے سال کے شروع میں ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائینگے

قاہرہ کے مشنری ڈاکٹر زویمر کے پیغام کا ترجمہ

دنیائے اسلام کو عید ولادت کا سلام

ڈاکٹر زویمر کا پیغام ہمیں دیر میں ملا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام اسے عید ولادت مسیح کا پیغام جانکر ہی غور سے پڑھینگے بسلم اخبارات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس پیغام کو اپنے اخباروں میں شائع فرماکر مسلم احباب تک پہنچانے کی کوشش فرمائینگے۔ ایڈیٹر

دوپہر کے وقت جب میں اپنے مطالعہ گاہ میں ان کتابوں کے درمیان کہ جن سے مجھے اُنسیت اور دلچسپی ہے اور میرے چاروں طرف وہ نشانیاں پڑی تھیں کہ جنہیں میں نے دنیائے اسلام کے دراز سفر میں جمع کیا تھا تو دوپہر کی تمازت سے میری آنکھیں بھاری ہو چلیں اور میرے خیالات سست پڑ چلے۔ میرے کمرے کی دیوار پر ایک طرف قاہرہ کے دار العلوم الازہر کے سابق مدرس اعلےٰ الشیخ عبدہ کی تصویر لٹک رہی ہے۔ اور دوسری ہندوستان کے چند مسلمان دوستوں کی عکسی تصاویر اور پھر چینی کا ایک عربی سائن بورڈ اور پھر کچھ فاصلے پر ایک تسبیح جو مجھے وسط افریقہ میں ملی تھی اور اُس کے قریب ایک تختی جس پر قرآن کی چند آیتیں لکھی تھیں اور جسے افریقہ کی جھیل کے اُس گاؤں سے لایا تھا کہ جہاں مشہور سیاح لیونگسٹون گیا تھا اور پھر کتابوں کی لمبی لمبی الماریاں کھڑی ہیں اور کچھ اخبارات اِدھر اُدھر پھیلے پڑے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ان ہزاروں چھوٹے چھوٹے جھروکوں میں سے ایک کی مانند ہے کہ جن سے اس وسیع دنیا کی ایک جھلک دکھائی دیجاتی ہے ہاں وہ دنیا کہ پینتیس ۳۵ سال کے عرصے سے کہ جب سے میں نے عربستان کی سیاحت کی مجھے اس دنیا سے

اُلفت ہے۔ مگر آہ آج اس دنیا کی کیا کیفیت ہے۔ ہر طرف عالم بیچینگی۔ سیاسی پریشانگی۔ دینی بیداری اور روحانی بھوک! میں خاموش پڑا رہا۔ میری آنکھیں اِدھر اُدھر پھرتی رہیں۔ میری یادداشت پڑگئی . . . . . میں سوگیا۔

اور تب ایسا معلوم پڑا کہ گویا میں خواب دیکھ رہا ہوں اور کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے۔

عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو۔ اور زمین پر صلح اور آدمیوں میں رضامندی! میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اس وسیع دنیائے اسلام کے . . . تمام مسلمان بھائیوں کو یہ سلام بھیج دے۔ وہ بھی یسوع کی تعظیم کرتے ہیں اور بیت اللحم کے اس عجیب پیدائش کے ماجرے سے واقف ہیں۔

پھر میں نے خواب میں پوچھا کہ میں اُن کو کیا پیغام دوں اور کون سا پیغام ان کے دل پر اثر کریگا۔ آواز نے کہا۔ اُنہیں بتا دے کہ ہم کیوں خدا کا جلال گاتے ہیں اور کیونکر آجکل بھی ننھا یسوع زمین پر صلح اور لوگوں کے دلوں میں رضامندی لاتا ہے اور پھر خاموشی چھاگئی اور صرف گھڑی کے ٹک ٹک کی آواز سنائی دیتی رہی اور معلوم پڑتا تھا کہ یہ آواز کہہ رہی ہے جلال . . . سلام . . . جلال . . سلام۔

یہ مسیح کے عید ولادت اور خدا کے فضل کے نئے سال ۱۹۲۶ء کا پیغام ہے۔

(۱) **خدا کا جلال** ۔ لیکن کیوں عالم بالا پر خدا کا جلال گائے؟ وہ کونسی بات ہے کہ جس نے فرشتوں کو بھی خوشی سے بھر دیا؟ چرنی میں پڑے ہوئے ایک بچے کا نظارہ! جو سلامتی کی منادی کرنے کو آیا۔ ہاں ابدی سلام کا وقت کی تکمیل پر مجسم ہونا۔

یہ کون ہے جو بغیر دنیاوی باپ کے ولد ہوا۔ اور اسلامی روایت کے مطابق جسکی پیدائش پر شیطان بھی اُس کے قریب نہ آسکا۔ یہ کون ابن مریم ہے۔

کہ جو کلمۃ اللہ اور روح منہ کے ناموں سے موسوم ہے اور حدیث میں روح اللہ کے لقب سے ملقب ہے کون سی ہستی خدا کی رُوح سے بزرگ تر ہو سکتی ہے۔ کہ جو دنیا اور آخرت میں وجیہہ کی صفت سے موصوف ہو یہ کون ہے کہ جسکی بابت ہمیں بتایا گیا ہے کہ اپنے گہوارے میں سے لوگوں سے بات کی ہو یہ کون ہے کہ جسے بنیادی بتاتا ہے کہ وہ مردوں اور قلوب انسانی کو حیات بخشتا ہو (یعنی ان کے جسموں اور روحوں کو زندگی دیتا ہے) صرف سلامتی کا رسول اور خدا کا مقدس۔

کیوں دنیا کی تمام مہذب قومیں یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت کو وقتوں کا حدِ فاصل مانتی ہیں اور کیوں زمینی ترقی کی تواریخ کا شمار اُس کی آمد کی وقت سے کرتی ہیں تیس برس کا عرصہ گذرا کہ بغداد کے ایک اسلامی اخبار العراق کے ایڈیٹر نے یہ الفاظ اپنے اخبار میں شائع کئے "۱۹۲۱ برس گذرے کہ ۲۵ دسمبر کی صبح کو وہ کرن جو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتی ہے بشکل ایک چمکیلے ستارے کے بیت اللحم میں نمود ہوئی اور اس کی روشنی مشرق و مغرب میں پھیلی۔ اس روز محبت کی تصویر طفل اعظم تولد ہوا تھا۔ اس نے اپنے ایام دعوت حق کی تبلیغ اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت کرنے میں بسر کئے۔ اُس نے بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچایا۔ اُس کا دل پاک اور اس کے پوشیدہ خیالات صاف تھے۔ اور مثل لدے ہوئے گیہوں کی بالوں کے وہ حلیم تھا اور یہ اس زمانہ میں کہ جب غلطی کی حکومت عالمگیر تھی اور بھیڑیئے دوسروں کو مطیع بنانے کے لئے ترستے تھے یسوع کو صرف صاف دل اور نیک لوگ پیار کرتے تھے۔ مغرور اور سرکش اس سے دُور رہتے تھے۔ نہ تو قیصر کی حشمت اور نہ کاہنوں کی فیلسوفی اُسے اس کے مقصد سے پھرا سکی۔ کیونکہ یہ کیسے ممکن تھا کہ مٹنے والی حشمت اور مخوف کہانت غیرفانی جلال کے ساتھ لڑسکتے۔

یہ غیر فانی جلال کہ جس کا ذکر "العراق" نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ پہلے کرسمس کے روز ظاہر ہوا۔ کلام مجسم ہوا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ فضل اور سچائی سے معمور۔

حلیم دل والوں کے لئے فضل اور حقیقی متلاشیوں کے لئے سچائی۔ مسلمان بھائیوں میں آجکل کتنے خفیہ طور پر یسوع کے پیرو ہیں۔ وہ اس کے چال چلن کے مداح ہیں اور اس کی محبت پاکیزگی اور اخلاقی جرأت کے نمونے کی پیروی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس نصب العین کے حاصل کرنے کی ناکامیابی سے واقف ہیں۔ میں اُن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دوسرے نبیوں پر یسوع کو یہ فوقیت ہے کہ وہ آج زندہ ہے یعنی وہ اس زمانہ کا بخشندۂ حیات ہے۔ ہاں جس طرح انجیل کے بیان کے مطابق اُس نے لعزر کی اور یائیر کی بیٹی کو زندہ کیا اسی طرح وہ آج بھی مُردہ روحوں کو زندہ کرتا ہے اور کمزور مریضوں کو توانائی دیتا ہے۔ جلال الدین رومی نے تجربہ سے یہ تحریر کیا ہے۔

اپنے آپ کو مردہ تصور کر تب تو پرواز کریگا۔
آسمان کی طرف آزادگی سے ہاں اس دنیا کی قید سے آزاد ہوکر۔

موسم بہار آئی لیکن پتھریلی زمین پر ہرے پودے نہ اُگے۔

ایام سرما میں یہ بنجر تھے اور اب موسم بہار میں بھی یہ بنجر ہے۔

اور انسان کا دل بھی پتھریلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ فضل آتا ہے۔

اور اسے روند کر اس مدت کے بنجر کو ہری پوشاک پہناتا ہے۔

جب عیسےٰ کا تازہ دم دل کی تہ چھوئیگا۔
یہ زندہ ہوگا یہ سانس لیگا اور یہ شاداب ہوگا۔

(۲) زمین پر سلامتی۔ اور پھر میں نے یہ آواز سُنی کہ جس نے مجھ سے خواب میں کہا کہ ان سے کہدے کہ بیت الحم کا پرانا پیغام ہی وہ پیغام ہے کہ دنیا کو جسکی آج ضرورت ہے۔ مشرق کو مغرب کے سبب اس کی ضرورت ہے اور مغرب کو مشرق کے سبب۔ واشنگٹن جنیوا۔ لوکرنیو اس گیت کی جو بیت الحم کے میدان میں انیس سو برس پیشتر گائی گئی۔ صرف دھیمی صدائیں ہیں۔ دنیا اب تک سلامتی کی آرزومند ہے۔ انسان کا انسان سے اور انسان کا خدا سے۔ اس میل ملاپ کے لئے انسان کے دل بھوکے ہیں۔ سلامتی ٹوٹے ہوئے رشتوں کا باہم ترتیب پانا ہے۔ اور اخلاقی دنیا میں صرف عاجزی اور جان نثار محبت کے ذریعہ یہ اتحاد ممکن ہے۔ ان الفاظ سے ایک کامل انسان کے آنے کا اظہار ہوتا ہے کہ صرف وہی کامل سلامتی دے سکتا ہے۔ غزالی نے احیاء العلوم میں یسوع کی سلامتی دینے والے کی حیثیت سے یوں تشریح کی ہے "بنی یسوع اُن میں سے تھے کہ جن پر خاص فضل ہوا۔ اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اپنے اوپر سلامتی بھیجی۔ چنانچہ آپ نے کہا "سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن میں زندہ کیا جاؤنگا" اور یہ اس لئے کہ آپ کے دل میں سلامتی تھی اور لوگوں پر آپ کی محبت۔ لیکن یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے خدا کے خوف اور ہیبت کی جگہ لی اور جب تک آپ کے خالق نے یہ الفاظ آپ کو تلقین نہیں کئے تب تک یہ نہیں کہا "سلامتی ہو اُس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرا اور وہ جس دن زندہ ہوا؟" قرآن کے دو مقامات کی یہ نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ سود یہ دونوں مقامات ایک ہی سورت میں ہیں اور میں نے کسی اور جگہ یحییٰ پر مسیح کی فضیلت کے ثبوت میں یہ دلیل نہیں دیکھی ہے۔ مسیح جدائی اور تفرقہ کی دیوار توڑ کر دنیا میں صلح لایا۔ وہ اس لئے آیا کہ بچوں کی حمایت کرے اور عورتوں کی عزت بحال کرے اور آدمیوں کو کمزوروں اور لاچاروں کا حامی بنا کر انہیں اُن کا کام اور اُن کی سچی وقعت انہیں دے۔ یسوع کے سامنے غلام فخر کو بھولجاتا ہے اور مکار اپنے مکاری کی نقاب اُتار پھینکتا ہے۔ بُزدل دلیر ہو جاتے ہیں۔ جماعت سے خارج خاندان کی شرکت اور گنہگار گناہ کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ اُس کی صلح وسلامتی کی گہرائی اور چوڑائی تمام سمجھ سے باہر ہے وہ قوموں اور جماعتوں کے درمیان کی جُدائی کی کھائی پر پُل بناتا ہے۔ وہ سب پر رحم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسیح معاف کرتا ہے کیونکہ وہ ہر کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے کیونکہ وہ ہر بات میں سوائے گناہ کے اپنے بھائیوں کی مانند ہے۔ وہ ہماری سلامتی ہے اور جو کچھ اُس سے اور اس میں ہمارا تجربہ ہے۔ اس کے باعث میں اس خوبصورت اسلامی سلام کو تم تک پہنچاتا ہوں جو بسبب کرسمس کے ہمارے لئے زیادہ عمیق اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہٗ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکت۔

تمام دنیائے اسلام کو سلامتی۔ رحم اور معافی ہر تائب مسلمان کے لئے اور مغرق میں ہر جگہ خدا کی سب سے بڑی برکت دنیاوی اور دینی یہ ہمارے کرسمس کا سلام ہے۔۔۔ خدا کو جلال۔۔۔ آدمیوں کو سلامتی۔

آواز موقوف ہوئی اور میں خواب سے بیدار ہوا اس چھوٹی سی گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز کہ جس سے خواب میں گذری ہوئی ساعتوں کا پتہ لگا اور زور سے سنائی دینے لگی اور اسی ٹک ٹک سے وہی آواز جو میں نے پہلے سنی تھی پھر سنائی دی اور اب یہ آواز ہمیشہ میرے کانوں میں گونجتی رہیگی۔ جلال۔۔۔ سلام۔۔۔ جلال۔۔۔ سلام۔۔۔ سلام۔۔۔ جلال۔ زمین پر سلامتی اور خدا کو جلال



تولد مسیح اور مسلمان

کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مسیح کو نہ مانے۔ گو مسلم صاحبان مسیح کی نسبت بعینہٖ وہ عقیدہ نہیں رکھتے جو مسیحیوں کا ہے۔ تاہم ان کے دلوں میں مسیح کی وہ قدر و منزلت اور تعظیم ہے۔ جو اسلامی عقیدہ کے لحاظ سے سب سے اہم ہے۔ جو مسیح کو نہ مانے وہ ہرگز مسلم نہیں ہو سکتا۔ اور جو مسیح کو مانتا ہے وہ مسلم ہے پس اس امر میں جو رشتہ مسیحیت کو اسلام سے ہے وہ کسی دیگر مذہب سے نہیں ہے۔ اسلام نے کروڑوں نفوس کو مسیحیت کے نزدیک کر دیا ہے۔ مگر غیر مسلم دنیا کو مسیح کی ذات سے اپنی مذہبی کتب کی بناپر کوئی بھی رشتہ نہیں۔ تمام اسلامی ممالک میں ہر مسلم کی زبان پر مسیح کا نام نہایت عزت سے لیا جاتا ہے اور پچھلے دنوں پادری ایس۔ ایم زویمر صاحب نے کیا خوب لکھا تھا کہ بائبل اور مسیح کی بہت سی صداقتوں کی تصدیق کرنے کے باعث ہی مسلموں پر خدا کی برکت ہے مسیحیوں کو چاہیئے کہ نہایت نرمی کے ساتھ اہلِ اسلام کو مسیح کی نسبت صحیح واقفیت بہم پہنچائیں۔

اہل اسلام کا عقیدہ تولد مسیح کی نسبت حسب ذیل اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ انجمن حمایت ہند صدر مقام لاہور کے ماہواری رسالہ کی تازہ اشاعت جلد ۹ نمبر ۱۲ میں درج ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ اور انکی والدہ اور زکریا

مائی صاحبہ مریم جب پیدا ہوئی تو آپ کی والدہ نے مسجد میں چھوڑ دیا۔ وہاں زکریا کفیل ہوئے حضرت زکریا ایک دن مسجد میں آئے بے موسم میوے دیکھے اور کہا انّٰی لکِ ھٰذا قالت ھو من عند اللہ

(پوچھا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آتا ہے۔ وہ بولی کہ اللہ کے ہاں سے آتا ہے۔) یہ خرق عادت اور معجزہ ہے۔

حضرت زکریا نے وہ جگہ متبرک دیکھ کر وہیں دعا کی۔ ھنالک دعا زکریا ربہ قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء۔ فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیٰی مصدقاً بکلمۃ من اللہ وسیداً وحصوراً ونبیاً من الصالحین۔ قال رب انّٰی یکون لی غلام وقد بلغنی الکبر وامرأتی عاقر ط قال کذالک اللہ یفعل ما یشآء

(ترجمہ۔ اسی جگہ زکریا نے بھی رب سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اپنے ہاں سے پاک اولاد عطا کر۔ بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ پس اس کو فرشتوں نے جبکہ وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑا تھا آواز دی۔ اللہ تجھ کو یحییٰ (یوحنا۔ خان) کی بشارت دیتا ہے۔ جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کریگا۔ وہ سردار اور عورتوں سے پرہیز کرنے والا ہوگا۔ اور نبی نیک بخت کہا اے رب میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا۔ مجھ پر تو بڑھاپا آگیا اور میری بیوی بانجھ ہے۔ کہا اللہ جو چاہتا ہے۔ اسی طرح کرتا ہے۔)

حضرت عیسےٰ کی پیدائش بھی معجزہ سے ہے۔ جبکہ مائی صاحبہ مریم ایک علیحدہ مکان میں غسل کے لئے گئیں۔ جب آپ پاک ہوئیں تو خدا نے فرشتہ بھیجا۔ فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشراً سویاہ قالت انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیاہ قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاماً زکیاہ۔

(ترجمہ۔ اور ہم نے اُسکی طرف اپنی روح کو بھیجا تو وہ اُس کے سامنے ایک اچھا خاصہ آدمی بن کے آیا۔ کہنے لگی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو نیکوکار ہے۔ وہ بولا میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دے جاؤں۔ وہ بولی کہ بھلا میرے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھ کو اس وقت تک کسی آدمی نے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار تھی۔ بولا اسی طرح تیرے رب نے کہا ہے۔ وغیرہ۔ خان)

غرضیکہ مائی صاحبہ نے فرمایا کہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا ہی نہیں۔ خدا نے فرمایا۔ ھو علیّ ھیّن یعنی وہ مجھ پر آسان ہے۔

غرضیکہ مائی صاحبہ حاملہ ہوئیں۔ بچہ پیدا ہوا۔ پھر لوگوں کو بچہ کا گود میں جواب دینا۔ قال انی عبد اللہ اٰتٰنی الکتاب وجعلنی نبیاً۔ (یعنی میں خدا کا نبی ہوں۔ خان) یہ سب خرق عادت اور معجزہ ہے

آج مسلمانوں کو خوشی ہے کہ سب سے اعلیٰ نبی پیدا ہوا اور مسیحیوں کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں کیونکہ آج

کلمہ مجسم ہوا خان

یہ کیسی عجیب حقیقت ہے کہ گو ہمارے باوقار مسلم قوم ہمارے ساتھ مل کر یسوع مسیح کی عید ولادت کی بظاہر خوشی کرتی دنیا کو نظر نہیں آتی۔ تو بھی کون کہہ سکتا ہے کہ مسلم دنیا کے بچہ بچہ کو یسوع مسیح کے دنیا میں آنے کی دن کی خوشی و شادمانی نہیں؟ ہم مسیحیوں کو چاہیے کہ ہم بڑے دن کی خوشی میں اپنے مسلم بھائیوں کو فراموش نہ کریں۔ اصولاً تمام مسلم یسوع مسیح کی عید ولادت کی خوشی و شادمانی کے حصہ دار ہیں۔ ہم صدق دل سے اپنی باوقار مسلم قوم کو اور مسلم برادران کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اُن کے لئے خدا کی ہر برکت کے ایسے ہی خواہاں ہیں جیسے مسیحیوں کے لئے۔

ایڈیٹر

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

خبریں

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ ریگا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانیہ کی لوکارنو کی طرح مشرق میں ایک زبردست معاہدہ کرنے کی چالیں خاک میں مل گئی ہیں۔ کیونکہ اب ٹرکی اس سے بنیں ملیگا۔ اور ٹرکی کے بغیر مشرق میں کوئی معاہدہ نہ ہو سکیگا۔ دوسری طرف ٹرک بالشویک روسی اور ایرانیوں کے اتحاد کا پورا امکان ہے۔

(رینجر ماترم)

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ ٹرکی اور بالشویک روس کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس میں ایک خفیہ فقرہ یہ لکھا ہے کہ اگر جنگ چھڑ جائی تو بالشویک ٹرکی کو امداد دیں گے۔

(د.ر)

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ مسٹر بالڈون کی ٹرکی سے دوستی کے دعوے پر ترک اخبارات تمحاسفانہ نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اخبارات رقمطراز ہیں کہ ہم وعدے نہیں چاہتے۔ عمل چاہتے ہیں۔ اور جب تک موصل ہمیں نہیں ملتا ہم وعدوں کو مہمل سمجھتے ہیں۔

(د.ر)

دمشق ۲۸ دسمبر۔ دروسیوں اور فرانسیسیوں میں باغی لیڈروں کی رہائی اور اس علاقہ کے متعلق جو لیگ نے ۱۹۲۰ء میں طے کیا تھا کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس لئے صلح کی کوششیں ناکامیاب رہیں۔

(د.ر)

ماسکو میں دیہات کے مزدوروں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے موسیو زنیوف نے کہا کہ مشرق بعید میں انقلاب کی صورت حالات کینٹن کے یوروپین شہر کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ اب چین میں ایک طلاطم دنیا میں عظیم انقلاب کا آغاز ہوگا۔ کیونکہ چین کے کروڑوں لوگوں کی امداد سے دنیا بھر میں انقلاب ہو سکتا ہے۔

(د.ر)

پیکن ۲۷ دسمبر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ چھ امریکن جہاز چین کو روانہ ہو گئے ہیں۔

(د.ر)

لنڈن ۲۷ دسمبر۔ امریکن نمائندے کو جو کانفرنس تخفیف اسلحہ میں شامل ہوگا ہدایت دیجائیگی کہ وہ کانفرنس کو مطلع کرے کہ بری افواج کم کرنے کا معاملہ یوروپین معاملہ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ امریکہ اپنی افواج میں تخفیف نہیں کریگا۔

(د.ر)

اشتہار ضروری ۸/۲

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں یہ غمزدہ دست بستہ عرض کرتا ہے۔ میرا قوت بازو (چھوٹا بھائی) جسکی عمر تخمیناً ۲۰ یا ۲۲ برس کی ہے۔ رنگ گورا قد لمبا ناک اونچی بڑی آنکھیں درمیانی۔ پوشاک اکثر دھوتی اور کوٹ اور صافہ پہنتا ہے۔ ریلوائی پر عنقریب تین یا زیادہ سال تک نوکری کی ہے۔ اور اسکی ایک ٹانگ میں ٹخنہ سے اوپر گول لگی تھی۔ سو قدرے لنگ کر کے چلتا ہے۔ اور بائیں رخسار پر ایک نشان چیچک کا ہے اور اس کا نام جیمس سی۔ چارٹون ہے۔ جو کہ عرصہ دو سال سے گھر سے غائب ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ ملے تو خاکسار کے پاس اس کا پتہ بھیج دیجئیگا۔ میں تازندگی شکر گزار ہونگا اور خدا باپ آپ کے پشت در پشت کو برکت دیگا۔ میرا پتہ یہ ہے۔ **ڈی سی چارٹن معرفت زنانہ ہسپتال ہیپل منڈی آگرہ**

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ یونگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ فیس خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری خرچ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر شلا میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا اعے سے الہ تک کروکونل عے سے دعے تک مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشوضع تالاب اور عبادت کے لئے ایک گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ اسکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔



مبارکباد نوروز

افسر الشعراء مسٹر خلیق لاابالی صاحب

عشرت ہے صلائے عامِ نوروز
خورشیدِ سحر ہے جامِ نوروز

ہے بارشِ انبساط ہر سُو
عالم میں ہے فیضِ عامِ نوروز

اٹھلاتی ہوئی نسیم آئی
وہ پیکِ سبک خرامِ نوروز

سُنتے ہی یہ مژدہ کھل گئے پھول
لایا ہے کوئی پیامِ نوروز

چھیڑا وہیں نغمۂ مسرت
بلبل نے سُنا جو نامِ نوروز

لالے نے اٹھا لیا پیالہ
بھر مئے لعل نامِ نوروز

خوبانِ چمن ہیں محفل آرا
زوروں پہ ہے اہتمامِ نوروز

منزلگہہ نوبہار ہے - یا
ہے صحنِ چمن مقامِ نوروز

طائر ہوئے قیدِ غم سے آزاد
ہو کر پابندِ دامِ نوروز

لہراتے ہیں مل کے یہ ترانا
نوروز! ترا مبارک آنا

آنا نوروز کا مبارک!
دنیا کو ہو دن نیا مبارک!

خوش آمدی اے نگارِ تازہ
مقدم ترا ایسا مبارک!

ہے جلوہ فروز مہرِ نوروز
یہ طلعتِ جانفزا مبارک!

عالم ہے نگارخانۂ چیں!
یہ منظرِ دل کشا مبارک!

مرغانِ سحر ہیں نغمہ پیرا
دیتے ہیں جہاں کو یا مبارک!

ہو سال نیا نشاط کا سال
اس سال کی ابتدا مبارک!

ہر لحظہ ہو مایۂ سعادت!
ساعت نہ ہو ایک نا مبارک!

ہر روز سُنیں نئی بشارت!
کانوں میں پڑے صدا مبارک!

اس سال میں سایۂ فلک ہو
مثلِ بالِ ہُما مبارک!

گونجے دنیا میں یہ ترانا!
نوروز! ترا مبارک آنا!

سال نو

سُنتے ہیں آج سالِ کہن کا عدم ہوا
اور سالِ نو کا باغِ جہاں میں قدم ہوا

اُلجھے رہے جھمیلوں میں دنیا کے سال بھر
پھر بعد سال باغِ جہاں تازہ دم ہوا

ہوتے ہیں لوگ شاد ہوا آج سالِ نو
پر سوچ قمر عمر کا اک سال کم ہوا۔

سال نو کا خیر مقدم

افسر الشعراء مسٹر خلیق لاابالی صاحب

حبذا سالِ نو خوشا نوروز
فیضِ مقدم ترا ہے مہر افروز

واہ کیا مہر نے ضیا پائی
سارے عالم میں روشنی پائی

آج یمنِ قدم سے تیرے
دن پھرے بعدِ سال عشرت کے

رنجِ دیروزہ و غمِ فردا
ان کا عالم سے اُٹھ گیا چرچا!

شاد و خورسند ہیں بشر کیسے
کھل گئے ہیں کنول ہر اک دل کے

لوگ ایسے خوشی سے پھول گئے،
جورِ طاعون دل سے بھول گئے۔

رات تک تھے جو روگ سے مجبور
اُٹھ کے بیٹھے ہیں آج وہ رنجور

اب خلش کا نہیں ذرا کھٹکا!
دردِ دل کا نکل گیا کانٹا

دمِ عیسیٰ سے ہے کہیں بڑھ کر،
روح پرور تری نسیمِ سحر

خشک کلیوں میں ڈالتی ہے جاں
مُردوں کو بخشتی ہے روحِ رواں

ہر کلی سے ٹپک رہی ہے بہار
مُسکراتے ہیں غنچۂ گلنار

شاد و خنداں چمن میں ہر گل ہے
یوں غزلخواں ہر ایک بلبل ہے

نوروز مبارک

از قلم ماسٹر جی۔ ایم قمر بٹالوی

نوروز پیارے آجا گھونگٹ ذرا اٹھا دے
ترچھی نظر سے بانکے یکتا ہے مسکرا دے

بادِ سحر کے جھونکے لینگے تری بلائیں
غنچے چٹک چٹک کر دینگے تجھے دعائیں

جس نورِ سرمدی سے تو خود چمک رہا ہے
باغِ جہان سارا تجھ سے دمک رہا ہے

کس ناز اور ادا سے تو آج آ رہا ہے
جوشِ شباب گل کو بے خود بنا رہا ہے

آبِ رواں پہ شاخیں مستی میں جھومتی ہیں
موجیں ہیں یا کہ پریاں جھولوں میں جھولتی ہیں

آ دیکھ چشمِ نرگس آنکھیں بچھا رہی ہے۔
صدقے ہیں تیرے شبنم موتی لٹا رہی ہے

لالہ بھی منتظر ہے تھامے ہوئے جگر کو
سُنبل بھی ہے پریشاں کھولے ہوئے ہے سر کو

رو رو کے یاسمن کا آنچل ہوا ہے گیلا
ہے بدحواس گیندا چمپا بھی اور بیلا

ہر شاخ منتظر ہے ہر کاخ منتظر ہے
ساری بہار تیری آمد پہ منحصر ہے۔

او منتظر دلوں کو آزاد کرنے والے
آ جلد اب قمر سے او شاد کرنے والے

ولادتِ مسیح

از قلم ہیری ایس جان صادق

آج دنیا میں ہمارا پیشوا پیدا ہوا
جسکی آمد کی خبر دی انبیا نے بارہا
پیروی سے جسکی ملتی ہے حیاتِ جاوداں
کشتیِ عمرِ رواں کو پار کرنے کے لئے
ہو گئے سب خاک ابلیسِ لعین کے حوصلے
کوئی کہہ سکتا نہیں ایسا شفیع انبیاں
عاصیو مایوس کیوں ہو دیکھو انجیل کو
جس کے باعث سے ہو انجیلِ مقدس کا نزول
رہنمائی سے مجوسی آ گئے بیت اللحم
شبِ ولادت میں ملک نے شباں کو خبر دی
بے سہاروں کا سہارا ناامیدوں کی امید
عاجزی کہتے ہیں اسکو اس کو کہتے ہیں نیاز

بے سہاروں کا جہاں میں آسرا پیدا ہوا
بطنِ مریم سے وہی معجز نما پیدا ہوا
شکر خالق آج ایسا رہنما پیدا ہوا
فضل سے خالق کے ایسا ناخدا پیدا ہوا
جب سنا وہ مالکِ روزِ جزا پیدا ہوا
بڑھکے عیسےٰ سے کوئی مشکلکشا پیدا ہوا
فضلِ حق سے بے کسوں کا آسرا پیدا ہوا
آج وہ ہی حق نما نورِ الہٰ پیدا ہوا۔
جس جگہ چرنی میں وہ نورِ خدا پیدا ہوا
لو جہاں میں آج سب کا پیشوا پیدا ہوا
دو جہاں کون و مکاں معجز نما پیدا ہوا
یعنے چرنی میں شہِ ارض و سما پیدا ہوا

اب حیاتِ جاوداں صادق تجھے مل جائیگی
آج وہ سرچشمۂ آبِ بقا پیدا ہوا

غزل

خدا — خدایا تری حمد کیونکر بیاں ہو
و — دفاؤں کا چشمہ محبت کا بانی
ن — نگاہِ بتوں سے تو غارتگر ہو
و — دل و جاں کو کیونکر نہ قرباں کریں ہم
م — مسیحا شفیع اور منجی حقیقی
س — سنو کان دھر کر تو اک کا نغمہ
ی — یہ رمزِ الٰہی عجب ہے معمہ۔
ح — حقیقت کی آنکھوں سے دیکھو کیفیت
ی — یہ حق ہیں وے سونپ روح اپنی اب
س — سراپا تو ہے نورِ کامل مسیحا
و — وہ اول کلام ہیوہ مسیحا

جو ہر موئے تن بھی ہماری زباں ہو
سبھوں پہ تری رحمتِ جاوداں ہو
تو دریائے رحمت شایانِ داں ہو
گدا کا شہنشاہ جو میہماں ہو
تجھ ایسا کوئی کب شہِ دو جہاں ہو
مزا عرش کا لو زمیں آسماں ہو
شفیع خود خدا کا یہ روحِ رواں ہو
شہِ مسندِ فضل خود پاسباں ہو
یہاں ہو وہاں ہو کہیں ہو جہاں ہو
ہو جلوہ نما بلکہ یکسر عیاں ہو
دمِ واپسیں بھی زباں پر رواں ہو

ع

عدم سے ہو ہستی ظفر راز مخفی
نہاں سے عیاں ہو فغاں سے بیاں ہو

پیٹر ڈیوڈ ظفر بی۔ اے

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ منوہر لعل صاحب اڈیشنل سب جج بہادر ترنتارن

جگر انداس ولد بیلی رام قوم سود ساکن ڈھوٹیاں تھانہ سدہ بامی کلاں تحصیل ترنتارن مدعی۔ بنام جواہر ولد مری۔ بلند ولد جواہر اقوام جٹ ساکن کاہنوال تحصیل ترنتارن حال وارد چک ۱۴۲ تحصیل خانیوال ڈاکخانہ تلمبا ضلع ملتان مدعاعلیہم

دعوےٰ مالیت ۱۸۷ روپے ہے

اشتہار بنام جواہر ولد مری۔ بلند ولد جواہر اقوام جٹ ساکن کاہنوال حال وارد چک ۱۴۲ تحصیل خانیوال ڈاکخانہ تلمبا ضلع ملتان۔

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں مدعی نے درخواست معہ بیان حلفی کے۔ عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ مدعاعلیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے برخلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم مذکورہ بالا بتاریخ ۳ فروری ۱۹۲۶ء اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار خود حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کرینگے تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۵ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط افسر جلیس

ضرورت ہے

یو۔پی۔ سرکل کے واسطے چند ہوشیار تعلیم یافتہ انگریزی دان اور دیانتدار اشخاص کی ضرورت ہے۔ ذیل کے کاموں کے واسطے۔ ڈسٹرکٹ مینیجرس صاحبان سپروائزرس سکریٹرس۔۔ مینیجرس صاحبان کی تنخواہ ۵۰ ماہوار۔ سپروائزرس ۳۰۔ سکریٹرس ۲۵ اور ہر کارہ پرواز کو بذریعہ قسطوں کے حصہ کمپنی سے خریدنا ہوگا جن صاحبان کو اس کمپنی میں کام منظور ہے ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کیجئے گا۔

مسٹر آر۔ ڈے سپرنٹنڈنٹ دی ٹریڈ یونین لون کمپنی لمیٹڈ
(یو۔پی سرکل) کلکٹر گنج۔ ڈاکخانہ ہاپڑ
ضلع میرٹھ

لاہور، ۱، ملہ۔ جے کلارک صاحب ایڈیٹر و منیجر زرافشاں المیرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب پرو پرائٹر چھپا۔